سوال

میرے سوال کے دو جزء ہیں: پہلا: مجھے خاوند سے طلاق ہو چکی ہے جس کے کئی ایک اسباب ہیں، جن میں سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ خاوند میرے والدین کا احترام نہیں کرتا تھا وہ ان کے ساتھ کلام کرنے میں بدتمیزی سے کام لیتا اور یہ ایک بار نہیں بلکہ کئی بار ہو چکا ہے، میں نے سوچا کہ جو میرے والدین کا احترام نہیں کرتا وہ میرا احترام کیسے کرے گا؟ میں اپنے والدین سے بہت زیادہ محبت کرتی ہوں اور انہیں تکلیف میں نہیں دیکھنا چاہتی، میرا سوال یہ ہے کہ خاوند کے ذمہ بیوی کے والدین کے بارہ میں کیا واجب ہے، کیا اس پر بھی یہ واجب نہیں کہ وہ بیوی کے والدین کا عزت واحترام کرے؟ کیا جب عورت شادی کر لیتی ہے تو اس کا یہ معنی ہے کہ اب اولیت خاوند کو حاصل ہے اور اس کے والدین کو ثانوی حیثیت؟ دوسرا سوال: ہمارا صرف نکاح ہی ہوا اور رخصتی آئندہ ماہ متوقع تھی لیکن اس کے باوجود میں اپنی عذریت (کنوارہ پن) ختم کر چکی ہوں، اب مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں میرا سابقہ خاوند عدالت میں اس راز کو فاش نہ کر دے جس سے مجھے اپنے خاندان میں اور خاص کر اپنے والدین کے سامنے شرمندگی اٹھانی پڑے گی، کیا رخصتی سے قبل میرا کنوارہ پن ختم ہونا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے؟

جواب

الحمدللہ

والدین کا اولاد پر عظیم حق ہے اور بیوی کے ذمہ خاوند کا بھی بہت حق ہے بلکہ اعظم حقوق میں شامل ہوتا ہے، لھذا ان دونوں کے حقوق میں سے کسی ایک کے حق میں بھی کمی نہیں کرنی چاہیے، جب بیوی یہ دیکھے کہ خاوند نے اس کے والدین کے حق میں کچھ کمی اور کوتاہی کی ہے تو اسے اپنے خاوند کو اچھے اور احسن انداز میں سمجھانا اور وعظ و نصیحت کرنی چاہیئے، اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور ان (اپنی بیویوں) سے اچھے اور احسن انداز سے معاشرت اور زندگی بسر کرو۔

اس آیت میں بیوی کے والدین کے ساتھ بھی احسان کرنا شامل ہے اس لیے کہ اس سے بیوی کو خوشی اور فرحت ہوگی، اور سسرال والوں کو تکلیف نہیں دینی چاہیے کیونکہ انہیں تکلیف دینے سے بیوی کو بھی تکلیف ہوگی۔

اور اسی طرح اگر عورت کے والدین میں سے کوئی ایک یا پھر دونوں خاوند کے حق کے بارہ میں کوئی غلطی کرتے ہیں تو عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے والدین کو احسن انداز سے وعظ و نصیحت کرے اور سمجھائے کہ غیبت اور ظلم وزیادتی کرنا بہت ہی زیادہ خطرناک کام ہے۔

اور اگر والدین بیٹی کو کوئی حکم دیں اور خاوند نے کسی ایسی چیز کا حکم دیا جو والدین کے حکم کے معارض اور مخالف ہو تو خاوند کے حکم کو مقدم کیا جائے گا، اس لیے کہ شریعت اسلامیہ میں خاوند کا حق اعظم ہے، اس کا معنی یہ نہیں کہ والدین کی نافرمانی کی جائے اور ان کے حقوق ادا نہ کیے جائیں لیکن ایسا کام صرف تعارض کی صورت میں کیا جائے گا۔

دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ:

عقد شرعی اور نکاح کے بعد اور رخصتی سے قبل شریعت اسلامیہ میں آدمی کا بیوی سے جماع کرنا حرام نہیں، عقد نکاح کے بعد جو کچھ حاصل ہوا ہے وہ حلال ہے، تو اس بنا پر آپ جس شرمندگی سے ڈرتی ہیں وہ کوئی بے عزتی نہیں جس کے انجام سے آپ ڈر رہی ہیں۔

اور جب خاوند اپنی بیوی کو دخول کے بعد طلاق دے تو بیوی کو کامل مہر لینے کا حق حاصل ہے اور خاوند اسے مکمل مہر ادا کرے گا۔

اور اگر یہ ممکن ہوسکے کہ کچھ لوگ آپ کے درمیان واسطہ بن کر آپ کی صلح کروديں اور آپ شریعت اسلامیہ کے مطابق عمل کرتے ہوئے دینی تعلیمات کا پر عمل پیرا ہو کر اکٹھے ہوجائیں اور اسلامی آداب کا خیال رکھیں تو یہ آپ سب کے لیے بہتر اور اچھا اور سب سے بہتر راہ ہے ۔

اور اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ۔

واللہ اعلم .